فون نمبر ۲۹
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم۔ منگل
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۳ محرم ۱۳۸۹ھ | یکم شہادت ۱۳۴۸ ہش | یکم اپریل ۱۹۶۹ء | نمبر ۷۴

اخبار احمدیہ

—۰ ربوہ ۳۱ اماں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—۰ ربوہ ۳۱ اماں۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں:

—۰ ربوہ ۳۱ اماں۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

—۰ ربوہ ۳۱ اماں۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پھر ناساز ہوگئی ہے۔ آپ کو کل سے بخار اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—۰ لاہور۔ عزیز جعفر احمد خاں سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی حالت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ قوت گویائی ابھی تک بحال نہیں ہوئی۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو محض اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—۰ میری اہلیہ کا ۳۱ مارچ کو لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں اپریشن ہونا تجویز ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(بشارت احمد بشیر ربوہ)

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے تمام اساتذہ و طلبہ مطلع رہیں کہ امسال موسم بہار کی رخصتیں نہیں ہونگی۔ لہٰذا یکم اپریل سے تمام کلاسز (ایف اے تا ایم اے) جاری رہیں گی۔

(پرنسپل)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ انسان کے لئے روحانی مدارج حاصل کرنا ممکن نہیں

جن لوگوں نے یہ مراتب اور مدارج حاصل کئے وہ بھی تو آخر انسان ہی تھے

"انسان کو یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ایسا مرتبہ (ترک بدی اور نیکیوں میں روز افزوں ترقی) حاصل ہونا ناممکن ہے۔ یہ سب کچھ مل سکتا ہے اور ملتا ہے۔ جن لوگوں نے یہ مراتب اور مدارج حاصل کئے وہ بھی تو آخر انسان ہی تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسان کے سامنے اس کے جرائم کی ایک لمبی فہرست ہوتی ہے۔ تو وہ اسے دیکھ کر گھبرا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سے بچنا مشکل ہے مگر یہ اس کی انسانی کمزوری کا نتیجہ ہے بہت سے لوگ یورپ میں بھی اس خیال کے موجود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا فقط اتنا ہی منشاء ہے کہ انسان سے یہ اقرار کرایا جاوے کہ وہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے کے ناقابل ہے یا اس پر قادر نہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت سے محض ناواقف ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر غور نہیں کیا۔ اگر وہ خود انسان کی اپنی حالت اور ان انقلابات پر ہی غور کرتے جن کے اندر سے وہ گزرا ہے تو اس قسم کا کلمہ مونہہ سے نہ نکالتے مگر ان کے علم اور معرفت کی کمزوری نے انہیں ایسا خیال کرنے کا موقعہ دیا۔

دیکھو انسان پر کس قدر انقلاب آئے ہیں۔ ایک زمانہ انسان پر وہ گزرا ہے کہ وہ صرف نطفہ کی حالت میں تھا اور وہ وہ حالت تھی کہ کچھ بھی چیز نہ تھا۔ اگر زمین یا کپڑے پر گرتا تو چند منٹ کے اندر خشک ہو جاتا پھر علقہ بنا اس میں ذرا بستگی پیدا ہوئی۔ اس وقت بھی اس کی کچھ ہستی نہ تھی۔ پھر مضغہ ہوا۔ پھر ایک اَور زمانہ آیا کہ جنین کی صورت میں اس میں جان آئی۔ بعد اس کے پیدا ہوا۔ پھر شیر خوار سے بلوغ تک پہنچا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب غور کرو کہ جس قادر خدا نے انسان کو ایسے ایسے انقلابات میں سے گزار کر انسان بنا دیا۔ اور اب ایسا انسان ہے کہ گویا عقل حیران ہے کہ کیا سے کیا بن گیا۔ ناک منہ اور دوسرے اعضاء پر غور کرو کہ خدا تعالیٰ نے اسے کیا بنایا ہے۔ پھر اندرونی حواس خمسہ دیئے اور دوسرے قویٰ اور طاقتیں اس کو عطا کیں۔ پس خدائے قادر نے اس زمانہ سے جو یہ نطفہ تھا عجیب تصرفات سے انسان بنا دیا۔ کیا یہ مشکل ہے کہ اس کو پاک حالت میں لے جاوے۔ اور جذبات سے الگ کر دے۔ جو شخص ان باتوں پر غور کرے گا وہ بے اختیار ہو کر کہہ اٹھے گا: اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۷۸-۳۷۹)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم شہادت ۱۳۴۰ ہش

دعا کے آداب

۲

الغرض سورۃ فاتحہ میں نہایت اعلیٰ ترتیب کے ساتھ پہلے اس ہستی کی نشاندہی کی گئی ہے جس سے دعا مانگتے ہیں۔ پھر اس کی صفات اور اس کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور پھر اس کی اس صفت کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ صرف عطا ہی نہیں کرتا بلکہ عطایا کے استعمال کی نگرانی بھی کرتا ہے۔ اور اس کے استعمال کی جزا سزا پر بھی قادر ہے

اس سے ہمارے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی قادر مطلق ہستی کا تصور اجاگر ہوتا ہے ہمارا ایمان قائم ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

یعنی ہم اے قادر مطلق ہستی رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ رَحْمٰن۔ رَحِيْم۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْن خدا تجھ کو قادر مطلق جان کر تیرے سامنے جھکتے ہیں اور اس میں بھی ہم تیری ہی مدد مانگتے ہیں۔ کیونکہ تیری عبادت بھی ہم تیرے سہارے کے بغیر نہیں کر سکتے۔ ان الفاظ میں ہم کو یہ سکھایا گیا ہے کہ ہم اپنے عجز کا اقرار کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی لاچاری اور کلی طور پر اس کے رحم و کرم پر بھروسہ کرکے حاضر ہوتے ہیں۔ ہمیں کسی قسم کا دعوےٰ نہیں نہ ہماری کوئی طاقت ہے اور نہ ہمارا کوئی اقتدار ہے۔ بلکہ جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کی بخشش ہے ہم بالکل عاجز ہیں

اب وہ ماحول تیار ہوجاتا ہے کہ ہم اپنی دعا اس کے حضور پیش کریں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

یعنی ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ کہنے کو تو یہ دو تین الفاظ ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں ہر قسم کی دعا کا مضمون آجاتا ہے۔ ہر کام کے کرنے کا ایک ہی سیدھا راستہ ہوتا ہے۔ اور وہی صحیح راستہ ہوتا ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہر کام کا ہمیں وہ سیدھا راستہ دکھا۔ جس سے بہترین اور جلد ترین تکمیل ہو جائے۔ ایک نقطہ سے دوسرے نقطہ تک صرف ایک سیدھی لکیر کھینچی جا سکتی ہے۔ ورنہ ٹیڑھی میڑھی لکیریں تو بے شمار ہو سکتی ہیں۔ مگر وہ سب نہ صرف خطرناک ہوتی ہیں۔ بلکہ اکثر ہم کو منزل مقصود سے بھٹکا دیتی ہیں بعض بت پرست لوگ کہتے ہیں کہ ہم بتوں کی اس لئے پرستش کرتے ہیں کہ اس سے ہمارا تصور مضبوط ہوتا ہے۔ اور بعض بتوں کو اللہ تعالیٰ اور اپنے درمیان ایک واسطہ قرار دیتے ہیں۔ یہ سب ٹیڑھے راستے ہیں ایک مسلمان کو یہ سکھایا گیا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سیدھے راستہ کے لئے دعا کرے۔ تاکہ وہ ادھر ادھر نہ بھٹک جائے۔ اور شرک کے جنگل میں گرفتار نہ ہو جائے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

ایسے لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعامات کی بارش کی ہے۔ اور ایسے لوگوں کا نہیں جن پر تیرا غضب بھڑکا ہے۔ اور نہ ایسے لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے ہیں۔

یہ مکمل دعا ہے جو نماز کی ہر رکعت میں کی جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے وہ سب کچھ اس دعا کے احاطہ میں آجائے گا۔ کیونکہ ہم جو بھی مانگتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے کسی پہلو کی کامیابی کیلئے مانگتے ہیں۔ اور سورۃ فاتحہ میں جو دعا سکھائی گئی ہے۔ وہ پوری زندگی کی کامیابی کی خواہش پر ہی مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کو نماز میں لازم قرار دیا گیا ہے۔ اس میں نہ صرف دعا کے آداب بیان کر دیئے گئے ہیں بلکہ نہایت نپے تلے اور مختصر الفاظ میں دعا کا مغز بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد جس قدر اور جس رنگ میں بھی ہم دعا کریں گے۔ وہ سب سورۃ فاتحہ کے نمونہ پر ہونی چاہئیں۔ اور اسی کی تفصیل ہونی چاہیئے۔

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ:۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر کلمۂ توحید ہے۔ یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

نماز باجماعت کا ثواب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے۔

قطعہ

خدا گمان نہیں ہے خدا قیاس نہیں
خدا پرست بہت ہیں خدا شناس نہیں
سُنا ہے میں نے پھر آوازہ انا الموجود
تجھے ہراس اجل ہے مجھے ہراس نہیں

تنویر

خدمتِ قرآن اور جماعتِ احمدیہ

اے بے خبر بہ خدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

(مکرم حیدر علی صاحب ظفر ربوہ)

نوٹ:- یہ مقالہ مؤرخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۸ء کو جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر شبینہ اجلاس منعقدہ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا گیا۔

چودھویں صدی کے شروع میں مسلمان مذہبی، اخلاقی اور سیاسی لحاظ سے جس تنزل اور انحطاط کا شکار تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جُملہ مذاہب اسلام پر حملہ آور تھے اور یہی وہ زمانہ تھا جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے پیشگوئی فرمائی تھی

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ
اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ
اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ
مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝

(السجدۃ : ۵)

ترجمہ:- وہ آسمان سے زمین تک اپنے حکم کو اپنی تدبیر کے مطابق قائم کرے گا۔ پھر وہ اس کی طرف ایک ایسے وقت میں جس کی مقدار ایسے ہزار سال کی ہے جس کے مطابق تم دُنیا میں گنتی کرتے ہو۔ چڑھنا شروع کرے گا۔

قرآن کریم کے اس اجمال کی تفصیل حدیث کے الفاظ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ سے ظاہر ہے۔

مسلمانوں کی اس نکبت اور زبوں حالی کا اندازہ مندرجہ ذیل حوالوں سے لگایئے:

"سچی بات یہ ہے کہ ہم میں سے قرآنِ مجید بالکل اُٹھ چکا ہے فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں مگر واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت معمولی بیکار کتاب جانتے ہیں۔"

(اہل حدیث ص۱۶ ۱۴ر جون ۱۹۱۲ء)

"قرآن کے مقابلہ میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے۔ قرآن صرف تعویذ کے لئے اور قسم کھانے کے لئے ہے۔"

(آزاد ۹۔ دسمبر ۱۹۴۹ء)

اسلام کی اس ناگفتہ بہ حالت اور مسلمانوں کے اس دورِ انحطاط اور قرآن مجید کے علوم سے بے رغبتی کے زمانہ میں قادیان کی بستی سے ایک رجل فارس اٹھا جس نے قرآن کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا اعلان فرمایا جس نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر یہ پیشگوئی کی کہ اسلام کو پھر وہی شان وشوکت کے دن نصیب ہوں گے اور ابھی تین صدیاں بھی نہیں گزریں گی کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا اور باقی تمام ادیان کے ماننے والے بے حیثیت ہو کر رہ جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد ششم ص۸)

پھر قرآن کریم کی عظمت کے متعلق فرمایا:-

"قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اوّلین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ کے ذرّہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کیا تھی؟ فرمایا:-

"ہمیں قرآن شریف کے معارف دے کر ہی مبعوث کیا گیا ہے اور اس کی خدمت ہمارا فرض مقرر کی گئی ہے۔"

(سیرۃ المہدی حصّہ اول ص۱۰۱)

اسلام کے بطلِ جلیل، خدا کے پیارے مسیح اور رسول اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند نے جو کہا تھا بالآخر پورا کر دکھایا۔ اگر کوئی غم تھا تو یہی کہ شیطان کی حکومت دنیا سے مٹ جائے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عَلم بلند ہو۔ قرآن مجید کا حسن و دلکشی دنیا میں ظاہر ہو۔

جانم کباب شد زِ غمِ ایں کتاب پاک
چنداں بسوختم کہ خود امیدِ جاں نماند
صد بار رقص ہا کنم از خرمی اگر
بینم کہ حسن دلکش فرقاں نہاں نماند

(اشتہار اہلِ اسلام کی فریاد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم کے ساتھ بے پناہ عشق تھا ہر وقت اس کے مطالعہ میں محو ومستغرق رہتے۔ قیام سیالکوٹ کے دوران جب بھی آپ کچہری سے واپس تشریف لاتے قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف ہو جاتے۔ اس خشوع وخضوع سے تلاوت کرتے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ چنانچہ ایک طرف تو آپ نے قرآنِ مجید کے اتھاہ سمندر سے ماہر غوّاص کی طرح حقائق ومعارف کے قیمتی جواہرات نکالے اور دوسری طرف فلاسفر اور ہیئت دانوں کے سطحی اعتراضات کے جواب دے کر قرآن کریم کو استخفاف سے بچایا۔ اس پر بس نہیں بلکہ آپ نے اپنی جماعت کو خدمتِ قرآن کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"قرآنِ شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے، جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدّم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدّم رکھا جائے گا۔"

(کشتی نوح ص۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی صحبت سے فیضیاب ہو کر جماعتِ احمدیہ نے قرآن کریم کی حکومت کس طرح اپنے روئیں روئیں پر قبول کی۔ اس کا حال مشہور صحافی مسٹر محمد اسلم کی زبانی سنیئے۔ وہ لکھتا ہے:-

"عام طور پر قادیان کی احمدی جماعت کے افراد کو دیکھا گیا تو انفرادی طور پر ہر ایک کو توحید کے نشے میں سرشار پایا گیا اور قرآن مجید کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں مَیں نے قادیان میں دیکھی کہیں نہیں دیکھی۔ صبح کی نماز مُنہ اندھیرے چھوٹی مسجد میں پڑھنے کے بعد جو مَیں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو مَیں نے بلاتمیز بوڑھے و بچے اور نوجوان کے لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا۔ دونوں احمدی مسجدوں میں دو بڑے گروہوں اور سکول کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کا مؤثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا حتّٰی کہ احمدی جماعت کے تاجروں کا صبح سویرے اپنی اپنی دکانوں اور احمدی مسافر مقیم مسافرخانے کی قرآن خوانی بھی ایک پاکیزہ سین پیدا کر رہی تھی۔ گویا صبح کو مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ قدوسیوں کے گروہ در گروہ آسمان سے اُتر کر قرآن مجید کی تلاوت کر کے بنی نوع انسان پر قرآن مجید کی عظمت کا سکّہ بٹھانے آئے ہیں۔ غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا۔"

(تاثراتِ قادیان ص۱۳۸ ۱۳۹ء)

یہ وجد آفریں حالت ہے ان عشاقِ قرآن کی جن کی خدماتِ قرآن کا تذکرہ اس وقت مقصود ہے۔ یہ عشق اور یہ ولولہ ان لوگوں میں کس نے پیدا کیا وہ کون تھا جو ان کے دلوں میں قرآنی انوار کی مشعلیں روشن کر گیا۔ وہ خدا کا مسیح اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق ہی تھا جو قرآنِ مجید کے اسرارِ بے پایاں میں گم ہو کر یہ اعلان

کہہ اٹھا ہے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

حضرات! اُمتِ مسلمہ قرآنِ مجید کی خدمت کے فریضہ کو زمانہ کے حالات کے تحت مختلف طریقوں سے ادا کرتی رہی ہے۔ خدمتِ قرآن کا ایک نمونہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دکھایا جنہوں نے اس کی جمع و تدوین کا کام کیا۔ پھر وہ لاکھوں کروڑوں حفاظ بھی قرآن مجید کی ایک خدمت سرانجام دے رہے ہیں جو دن رات اس کا ورد کرتے ہیں۔ وہ سینکڑوں مفسرین جنہوں نے اپنے علم اور ظرف کے مطابق قرآن مجید کے حقائق و معارف بیان کئے ہیں۔ انہوں نے بھی قرآن کریم کی ایک خدمت سرانجام دی ہے۔ مزید برآں ہر وہ مسلمان جو قرآن کی تعلیم پر عمل پیرا ہے اور دوسروں کو اس کی تلقین کرتا ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ خدمتِ قرآن بجا لا رہا ہے خدمتِ قرآن کے یہ تمام طریقے مستحسن اور قابلِ تعریف ہیں لیکن خدمتِ قرآن کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی مساعی اتنی نمایاں اور ممتاز ہیں کہ ان کی نظیر تلاش کرنا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔

اب مَیں اختصار کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کی خدمات کو بیان کرتا ہوں۔ ان خدمات کو مختصراً پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:۔

اوّل:۔ قرآنِ مجید کی عظمت کا قیام
دوم:۔ قرآن مجید کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ۔
سوم:۔ قرآنِ مجید کی صحیح اور قابلِ عمل تفسیر
چہارم:۔ قرآنِ مجید کے تراجم اور ان کی دُنیا بھر میں اشاعت۔
پنجم:۔ تعلیم القرآن کی منظم سکیمیں۔

اب مَیں کسی قدر تفصیل سے ان خدمات کا ذکر کرتا ہوں:۔

قرآنِ مجید کی عظمت اور جماعتِ احمدیہ

جہاں تک قرآنِ کریم کی عظمت کے قیام کا تعلق ہے اس سلسلہ میں بانیٔ جماعتِ احمدیہ آپؑ کے خلفاء اور ان کی اتباع میں افرادِ جماعت نے قرآنِ کریم کے روحانی فیوض و برکات کا ذکر کرکے تمام دُنیا کو اس کی طرف توجہ دلائی۔ کہیں قرآن مجید کے ظاہری حُسن کا ذکر کیا تو کہیں اس کے اسرار و رموز کے رُخ سے نقاب کشائی کی۔ کسی جگہ اس کو حرزِ جان بنانے کی تعلیم دی اور کہیں اس کی زندہ تاثیرات اور برکات کے نمونے پیش کئے۔ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت نے قرآنی انوار کا مختلف رنگوں میں تذکرہ کرکے نہ صرف مسلمانوں کے اندر اس کے لئے ایک عشق پیدا کر دیا بلکہ غیرمسلموں کو بھی اس کتابِ عظیم کی عظمت اور بلند شان کا قائل اور معترف بنا دیا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ قرآن مجید ہی ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں بھی قرآن نے ہی کھولیں۔ یہی وہ کامل کتاب ہے جس کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کرکے فرمایا "اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ" تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۶)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جماعت کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ دُنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے تاکہ دُنیا اس دامن کے سایہ تلے آکر امن حاصل کرے۔"

(الفضل ۱۴ ستمبر ۱۹۶۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی قرآنِ مجید کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا۔ اس کی تدریس و تعلیم کے لئے جماعت میں مختلف تحریکیں جاری کیں اور ایک منظم رنگ میں تعلیمِ قرآن کا کام شروع فرمایا۔ قرآنِ مجید کی عزت و محبت دلوں میں بٹھانے اور اس کے نُور کو دُنیا میں پھیلانے اور اس کے صحیح مقام کو دنیا پر واضح کرنے کے سلسلہ میں آپ کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں:۔

"صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دُنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں ...... پس اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں اس طرح کہ اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کے نُور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نُور کی دُنیا میں اشاعت بھی کریں۔"

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء)

قرآنِ مجید کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

خدا تعالےٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کی حقانیت اور اسلام کی سربلندی کے لئے مبعوث کیا۔ اس وقت لوگوں میں قرآنِ کریم کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلائی گئی تھیں مثلاً ایک بہت بڑی غلط فہمی یہ پیدا ہو گئی تھی کہ نعوذ باللہ سارا قرآن شریف قابلِ عمل نہیں بلکہ اس کی بعض آیات منسوخ ہو چکی ہیں۔ یہ جسارت یہاں تک بڑھی کہ سینکڑوں آیاتِ قرآنیہ منسوخ قرار دے دی گئیں۔ مفسرین نے بعض آیات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے انہیں منسوخ قرار دے دیا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ایسے بعض بزرگوں نے ان آیات کی تطبیق کرکے اکثر آیات کو حل بھی کر دکھایا مگر کہتے ہیں

"ہر کسے بہر کارے ساختند"

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی کام تھا اور آپ نے ہی اس کا حق ادا کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس باطل عقیدہ کی پُرزور تردید کرتے ہوئے فرمایا:

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کُتبِ سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے ...... اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷)

(باقی ہے)

نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں تعمیر مسجد کے لئے وقارِ عمل

نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں احمدیہ مسجد کی صرف بنیادیں ہی مکمل ہوئی تھیں بعد میں کام بالکل بند ہوگیا تھا اب دو سال بعد مورخہ ۴۸/۱/۲۰ کو دوبارہ مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ اس ضمن میں جو کچھ تھوڑا سا روپیہ جمع تھا اس سے پختہ اینٹیں اور دیگر سامان خریدا گیا۔ مسجد میں ایک کمرہ لائبریری کے لئے اور ایک کمرہ معلم وقفِ جدید کی رہائش کے لئے احبابِ جماعت نے وقارِ عمل کے ذریعہ تعمیر کیا۔ دو دن میں مسلسل ۲۰ گھنٹہ کام کرکے دیواریں پختہ تعمیر کیں۔ اس وقارِ عمل میں انصار۔ خدام اور اطفال سب شامل تھے بلکہ بعض غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ اس وقارِ عمل کی وجہ سے کم از کم یک صد روپیہ کی بچت مزدوری کی ہوئی۔ اب مزید مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے اور سب کام وقارِ عمل کے ذریعہ سے ہماری جماعت کے دوست کریں گے احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ غیر معمولی طور پر اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا فرما دے کہ مسجد احمدیہ نوشہرہ ورکاں کی تعمیر بمطابق نقشہ جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جاوے اور جماعتِ احمدیہ نوشہرہ ورکاں کی مساعی میں خداوند کریم بے شمار برکت ڈالے اور ان کی حقیر قربانیوں کو قبول فرماوے۔

مقام کے لحاظ سے نوشہرہ ورکاں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ ضلع گوجرانوالہ کی تمام جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ تعمیر مسجد کے لئے امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں مرکز کی طرف سے تحریری اجازت نامہ مبلغ دس ہزار روپیہ چندہ جمع کرنے کا ہے۔

خاکسار محمد لطیف پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ
نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

نماز اور اس کی اہمیت

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب واقفِ زندگی

عبادت کی ضرورت

کمزوری اور ضعف انسانی فطرت ہے۔ اس ضعف اور کمزوری کو پورا کرنے کے لئے جہاں دیگر مادی وسائل ہیں وہاں سب سے اعلیٰ اور برتر روحانی ذریعہ عبادت ہے۔ عبادت ہی ہے جس کے لئے انسانی تخلیق معرضِ وجود میں آئی جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یعنی میں نے جن و انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے عبادت کے معنے صفاتِ الٰہیہ کے نقوش کو اپنے اندر پیدا کرنا ہے جیسے حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو اسکی صفات کو اپنے ذہن میں لائے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے ان باتوں کو بظاہر ہاتھ باندھنے سے یا سیدھا کھڑا ہونے سے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مگر چونکہ کوئی روح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اسلئے خدا تعالیٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا ہے۔ وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دیدیا ہے۔"

نیز آپ نے مزید فرمایا:۔

"نماز کی غرض صرف اقرارِ عبودیت نہیں بلکہ اس کی غرض تو انسانی نفس میں وہ استعداد پیدا کرنا ہے جس کی مدد سے روح مادی دنیا سے اُڑ کر روحانی عالم میں پہنچ سکے اور اس کا دماغ جسمانی خواہشات میں ہی الجھ کر نہ رہ جائے بلکہ اعلیٰ اخلاق کو حاصل کرے جیساکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی نماز صرف عبودیت کا اقرار نہیں بلکہ قلبِ انسانی کو جلا دینے والی شے ہے اور اس کی مدد سے انسان بدیوں اور بدکاریوں سے بچتا ہے اور اس کا وجود نوعِ انسان کے لئے مفید بنتا ہے اور ملت و قوم کا ایک فائدہ بخش جزو ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر زیر آیت ھدًی للمتقین سورہ بقرہ صفحہ ۱۲۰)

نماز کے فوائد

نماز معراج مومن ہے اسکے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب ملتا ہے۔ اور وہ چیزیں جو عبادت میں مشغول رکاوٹ ہیں ان کو نماز دور کرتی اور ان سے بچنے کی تلقین کرتی ہے تاکہ انسان اپنے منزلِ مقصود پر پہنچ جائے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (عنکبوت) نماز انسان کو بدیوں اور برائیوں سے روکتی ہے پس جو انسان صحیح طور پر نماز پڑھتا ہے اُسے دوسرے روحانی فوائد کے علاوہ ذاتی طور پر یہ فائدہ پہنچتا ہے:۔

۱۔ کہ وہ برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے

۲۔ قومی شیرازہ کو متحد رکھنے کا خیال ہر وقت انسان کے ذہن میں جاگزین رہتا ہے

۳۔ اسے یہ احساس رہتا ہے کہ ہمارا ہر وقت ایک واجب الاطاعت امام ہونا چاہیئے جس کی ماتحتی میں خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کیا جا سکے۔

۴۔ پانچوں وقت نماز کے لئے جانا ایسی چیز ہے جو نوع انسان کو ذاتی فائدہ پہنچانے والی چیز ہے کیونکہ اسکے نتیجہ میں ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت ہوتی رہتی ہے۔ اور مسلمان تنظیمی رنگ میں اس بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں"

(تفسیر کبیر صفحہ ۱۰۸ سورہ حج)

نماز دراصل دعا ہے

عربی لغت میں الصَّلٰوۃ (نماز) کے معنے (الدعاء) (دعا) کے بھی ہیں۔ جیسے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ دعا کرنا نماز کا اصل ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے۔ اگر سورہ فاتحہ پر غور کریں اور اس کو بار بار پڑھیں۔ تو اس کا سب لب لباب یہی ہے۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ اگر تم دعا نہ کرتے اور اپنی ہر حاجت اس سے پوری کرنے کے لئے التجا نہ کرتے۔ تو میرا رب ذرا بھی تمہاری پرواہ نہ کرتا۔ سورہ فاتحہ چونکہ دعا ہی دعا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی نماز مکمل نہیں ہوتی جبتک سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ ایک مسلمان جب سورہ فاتحہ کے یہ کلمات دہراتا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ چونکہ اس میں جمع کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں اسلئے یہ دعا سب مسلمانوں کے لئے ہوتی ہے خواہ ان کلمات کو پڑھنے والا صرف ایک ہی ہو وہ مسلمان جن کے لئے دعا ہوتی ہے وہ قریب و دور ہوتے ہیں پڑوسی بھی ہو سکتے ہیں اپنے علاقے اور شہر کے مسلمان بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ ایسے مسلمان بھی اس دعا میں شامل ہو سکتے ہیں جو نمازوں میں سست اور کاہل ہوتے ہیں۔ الغرض اس دعا کا احاطہ بہت وسیع ہوتا ہے پھر اس نعمت میں ہر قسم کی نعمت مراد ہے۔ خواہ روحانی ہو۔ یا دنیاوی۔

سورہ فاتحہ دعا ہے۔ بلکہ دعا ہی ہے۔

مومنوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ نمازیں خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ۔ کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

نماز کی حفاظت کے سات ذرائع

۱۔ پہلا درجہ جس سے بڑھکر اور کوئی درجہ نہیں ہے کہ انسان بالالتزام پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے۔ جو مسلمان پانچ وقت نمازیں پڑھتا ہے اور اس میں ناغہ نہیں کرتا اور ایمان کا سب سے چھوٹا درجہ حاصل کرتا ہے۔

۲۔ دوسرا درجہ نماز کا یہ ہے۔ کہ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کی جائیں

۳۔ تیسرا درجہ نماز کا یہ ہے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے

۴۔ چوتھا درجہ یہ ہے کہ نماز کے مطالب کو سمجھ کر ادا کرے جو نماز کا ترجمہ جانتا ہو وہ ٹھہر ٹھہر کر نماز ادا کرے۔

۵۔ پانچواں درجہ نماز کا یہ ہے۔ کہ انسان نماز میں پوری محویت حاصل کرے . . . .

. . . . . . یا وہ خدا کو دیکھ رہا ہو یا پھر اس یقین کے ساتھ نماز پڑھے۔ کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے

۶۔ نوافل ادا کرنے بھی ضروری ہیں اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ جب کوئی بڑے آدمی کو ملنے کے لئے جائے وقت ختم ہو جائے تو پھر بھی وہ زائد وقت باتیں کرنے کے لئے مانگتا ہے ویسی ہی نوافل کی حالت ہے۔

۷۔ ساتواں درجہ نماز کا یہ ہے کہ انسان نہ صرف پانچوں نمازیں اور نوافل ادا کرے۔ بلکہ رات کو بھی تہجد کی بھی نماز پڑھے۔ ان ساتوں درجات سے نماز مکمل ہوتی ہے۔

نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کے قائمقام ہے

عبادت مکمل نہیں ہو سکتی جبتک اپنے معبود کی صفات پر پورا ایمان نہ ہو اور یقین سے دل لبریز نہ ہو حدیث قدسی ہے انا عند ظن عبدی بی یعنی جیسا انسان کا خیال میری بابت ہوگا۔ ویسا ہی سلوک اس سے ہوگا۔ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا ہے:۔

"مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو۔ یا جب سے اللہ تعالیٰ توفیق دے اس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے۔ کیونکہ نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائمقام ہے اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے۔ وہ اپنے عشق کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے۔"

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲ - ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳ - وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اسبات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۵۰۱

میں آمنہ بیگم زوجہ چوہدری منور احمد صاحب قمر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱ - حق مہر ۵۰۰ بذمہ خاوند اور ۵۰۰ وصول شدہ ۱۰۰۰/- روپے

۲ - زیورات تین تولے مالیتی ۵۰۰/-

کل جائیداد ۱۵۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ :- دستخط نشان انگوٹھا آمنہ بیگم زوجہ منور احمد قمر معلم وقف جدید بانگا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :- منور احمد قمر معلم وقف جدید

گواہ شد :- محمد افضال معلم وقف جدید

مسل نمبر ۱۹۵۰۲

میں رشیدہ بیگم اہلیہ عبد الرحمن ظفر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱ - حق مہر وصول شدہ ۱۰۰۰ روپے

۲ - زیورات مالیتی ۱۰۰/-

کل جائیداد ۱۱۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ :- رشیدہ بیگم اہلیہ عبد الرحمن ظفر غلام محمد آباد کالونی لائلپور

گواہ شد :- عبد الرحمن ظفر خاوند موصیہ

گواہ شد :- صوفی عبد الغفور دفتر وقف جدید ربوہ

مسل نمبر ۱۹۵۰۳

میں سکینہ بیگم زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- نشان انگوٹھا سکینہ بیگم چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- عبید اللہ لقمان خود

گواہ شد :- محمد ممتاز سیکرٹری تحریک جدید چک ۱۸ بہوڑو - ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۱۹۵۰۴

میں راجہ احمد بخش ولد میاں سلطان صاحب قوم جنجوعہ پیشہ دکانداری عمر ۷۵ سال اندازاً بیعت ۱۹۰۵ء ساکن ساہیوال ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱ - مکان ایک مالیتی ۱۰۰۰ روپے

۲ - دکان ۵۰۰ "

کل جائیداد ۱۵۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- راجہ احمد بخش ولد میاں سلطان ساہیوال۔

گواہ شد :- راجہ محمد یعقوب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال ضلع سرگودہا

گواہ شد :- عبد العزیز شاہ

مسل نمبر ۱۹۵۰۵

میں راجہ محمد یعقوب ولد راجہ احمد بخش صاحب قوم جنجوعہ پیشہ دکانداری عمر ۳۰ سال اندازاً بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۵-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد :- راجہ محمد یعقوب ولد راجہ احمد بخش صاحب ساہیوال ضلع سرگودہا

گواہ شد :- محمد مختار چاہ سرداروالا ضلع سرگودہا۔

گواہ شد محمد سعید انسپکٹر بیت المال وصیت ۶۲۴۹/- ۱۶-۵-۶۸

مسل نمبر ۱۹۵۰۶

میں امۃ المتین بنت چوہدری عبد الرحمن صاحب بہلولپوری قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۵-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت مجھے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ :- امۃ المتین

گواہ شد :- صلاح الدین احمد ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد :- ثناء اللہ شبلی ۷-۸-۶۸

مسل نمبر ۱۹۵۰۷

میں امۃ الحی زوجہ میجر چوہدری انیس احمد صاحب قوم کاشمیری لالحکور پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۵-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱ - حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰ روپے

۲ - زیورات طلائی ۱۷ تولے ۲۵۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- امۃ الحی زوجہ میجر چوہدری انیس احمد صاحب۔

گواہ شد :- عبد العلیم وصیت ۱۶۵۶۱ سعدی پارک لاہور

گواہ شد :- ایم عطاء اللہ انجینئر

فہرست سابقون تحریک جدید سال ۳۵/۲۵ (گوجرانوالہ ضلع)

۲۹ رمضان المبارک تک سو فیصدی ادا کرنے والے مجاہدین

۱	مکرم مولوی محمد علی صاحب	نوشہرہ ورکاں	۲۵ - ۱۰ روپے
۲	مکرم منشی عبدالرحمٰن صاحب	تنگوکی	۰۰ - ۲۰ روپے
۳	مکرم حاجی عنایت اللہ صاحب	تنگوکی	۰۰ — ۱۳ روپے
۴	مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب معلم وقف جدید	گرمولہ ورکاں	۲۵ - ۲۱ روپے
۵	مکرم چوہدری غلام محمد صاحب	کھیوال	۰۰ — ۲۴ روپے
۶	مکرم ڈاکٹر شیخ محمد عبداللہ صاحب	وزیر آباد	۰۰ — ۸۰ روپے
۷	مکرم سید اعجاز عباس رضوی	رسول نگر	۵۰ — ۱۶ روپے
۸	مکرم میاں بشیر احمد صاحب	علی پور چٹھہ	۰۰ — ۱۲ روپے
۹	محترمہ اہلیہ صاحبہ	،	۰۰ — ۱۲ روپے
۱۰	مکرم میاں احمد دین صاحب	،	۰۰ — ۱۲ روپے
۱۱	مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب	،	۰۰ — ۱۱ روپے
۱۲	مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	،	۰۰ — ۱۲ روپے
۱۳	مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب		۷۵ - ۱۷ روپے
۱۴	مکرم نور محمد صاحب ولد میاں امام الدین صاحب	پیر کوٹ ثانی	۰۰ — ۱۰ روپے
۱۵	مکرم شریف احمد صاحب	پیر کوٹ ثانی	۲۵ - ۲۰ روپے
۱۶	مکرم میاں نواب الدین صاحب ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب (مع لواحقین)	پیر کوٹ ثانی	۱۹ — ۱۶ روپے
۱۷	مکرم غلام رسول صاحب معلم اصلاح و ارشاد	ڈاہرانوالی	۰۰ — ۱۷ روپے
۱۸	مکرم کرم داد صاحب	تلونڈی کھجور دال	۰۰ — ۲۳ روپے
۱۹	محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ	چک پٹھان	۰۰ — ۲۵ روپے
۲۰	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد تقی صاحب	،	۵۵ — ۸ روپے
۲۱	مکرم حنیف احمد صاحب ولد خدا بخش صاحب	،	۳۷ — ۱۱ روپے
۲۲	والدین مرحومین سلطان احمد مجاہد	چک چٹھہ	۱۰ — ۱۰ روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

برائے توجہ طلباء و طالبات

بعض طلباء و طالبات کے امتحان ہو چکے ہیں اور عنقریب نتائج نکلنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

طلباء و طالبات کی خدمت میں درخواست ہے کہ کامیاب ہونے پر اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حسب ذیل ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب دکاندار سیالکوٹ شاپ رحمت بازار ربوہ گلے کے کامیاب اپریشن کے بعد روبصحت ہیں اور حالت خطرے سے باہر ہے تاہم ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (نسیم احمد رحمت بازار ربوہ)

مکرم چوہدری نور محمد صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ فیکٹری بورے والا ضلع ملتان

بواسیر کے لئے تیر بہدف دوا پائلز کیور

استعمال کرنے کے بعد لکھتے ہیں

"اللہ تعالےٰ نے شفا بخشی۔ ایک سال گزر چکا ہے نہ خون آیا اور نہ کھجلی ہوئی یہاں تک کہ مسّے سکڑ کر قریب الاختتام ہو گئے ہیں"۔ مکمل کورس -/۱۰

تفصیلی لٹریچر بلا ڈاک خرچ بالکل مفت منگوائیں

ڈاکٹر راجہ ہومیو ایجنسی ربوہ

صدر صاحبان موصیان و سیکرٹری صاحبان مال کے لئے!

ضروری اعلان

اخبار الفضل میں بذریعہ اعلان متعدد مرتبہ صدر صاحبان موصیان و سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں گذارش کی گئی ہے کہ دفتر ہذا کو ریکارڈ کی جماعتوار ترتیب کے سلسلہ میں جملہ موصی احباب کی فہرست درکار ہے اس کی تعمیل میں اکثر جماعتوں کی طرف سے مطلوبہ فہرست آ گئی۔ لیکن بعض نے اس طرف توجہ نہ فرمائی اس لئے شروع ماہ اداں میں ان جماعتوں کو فرداً فرداً چٹھیاں بھجوائی گئیں جس کے نتیجہ میں فہرستیں موصول ہو رہی ہیں مگر ابھی کچھ باقی ہیں۔

جن جماعتوں نے تا حال فہرستیں نہیں بھجوائیں۔ براہ مہربانی ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ ریکارڈ کی جلد تکمیل ہو سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دفتر سوم تحریک جدید کے لئے باقاعدہ مہم کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ مورخہ ۲۲ راپریل ۶۶ء کو فرمایا:-

"تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں۔ نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی ایسے بھی ہوتے ہیں جو نئے کمانا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے۔ کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس طرح کافی تعداد میں ایسے احمدی مل سکتے ہیں جو دفتر سوم میں شامل ہوں۔ ہمارا یہ کام ہے کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ عملاً دفتر سوم میں شامل ہو جائیں"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج، دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس مبلغ ۲۰ روپے

نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے

اس کے ذریعہ الوہیت کا رنگ مومنوں پر چڑھ جاتا ہے اور وہ اسی کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نماز باجماعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔ گویا اس کے ذریعہ الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے مومنوں پر چڑھ جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر احترام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں (اس وقت مدینہ میں کچے مکانات ہوتے تھے اور جب بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا تو چونکہ پانی دیوار کی بنیادوں کے ساتھ ٹکرا کر گذرتا تھا اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں اس لئے پانی کی زد سے دیواروں کو بچانے کے لئے لوگوں نے گلی میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ جلے ہوئے پتھر جن کو پنجابی زبان میں کھنگر کہتے ہیں رکھے ہوتے تھے۔ گلیوں میں کھنگر رکھنے کا رواج ہمارے ملک میں بھی ہے اور چونکہ ایک نابینا کے لئے سڑک کے بیچ میں چلنا مشکل ہوتا ہے اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور دیوار کے ساتھ ہاتھ مارتے جاتے ہیں۔ اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ چلیں جس کے ساتھ کھنگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے) جب اس نابینا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہیں اور گلی کے بیچ میں میں چل نہیں سکتا۔ اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے اس لئے مجھے اجازت ہو تو میں گھر پہ نماز ادا کر لیا کروں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت اچھا اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سنکر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا مگر ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو واپس بلاؤ۔ وہ جب واپس آیا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں اذان پہنچ جاتی ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ مسجد میں ضرور آیا کرو۔" (تفسیر سورۃ النمل صفحہ ۱۴۳)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ کی سو فیصد ادائیگی

مکرم و محترم جناب خان نواب اسلام(؟) خان صاحب ابن محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ۸۵ ڈیوس روڈ لاہور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں پندرہ ہزار روپیہ کے گراں قدر عطیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ اس وعدہ میں سے دسمبر ۶۸ء تک گیارہ ہزار روپیہ ادا فرما چکے تھے اب بقایا چار ہزار روپیہ کا بھی چیک ارسال فرما کر وعدہ کو سو فیصدی پورا فرما دیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے خاص انعامات دینی اور دنیوی سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب وٹرنری اسسٹنٹ و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں دل کے عارضہ سے شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (طالب دعا حافظ محمد عبد اللہ معلم اصلاح و ارشاد نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جو شخص بخل کرتا ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اس کے بخل کے بد نتائج اس کو بھگتنے پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے مال سے بعض دفعہ برکت چھین لیتا ہے ... جو لوگ بشاشت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالتا ہے ... ہمارا خزانہ تو خالی ہو گیا مگر اس کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ وہ پانچ سو لے گا تو پانچ لاکھ دے گا بھی۔"

پس ہماری جماعت کے تمام مخلصین (مردوں اور عورتوں) کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص انعامات اور اس کی برکتوں کے حصول کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو اپنے فضل سے شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہمیشہ ہمیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تقریب شادی

ربوہ ـــ ۱۵ / امان ۱۳۴۸ہش مطابق ۱۵ / مارچ ۱۹۶۹ء مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے فرزند چوہدری رفیق احمد صاحب سلمہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۳۰ / فتح ۱۳۴۷ہش مطابق ۳۰ / دسمبر ۱۹۶۸ء کو عزیزہ نصیرہ انور صاحبہ بنت مکرم چوہدری سردار خان صاحب دھریمہ ضلع سرگودھا کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا تھا۔

مورخہ ۱۶ / امان (مارچ) کو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے اپنے مکان واقعہ دارالصدر شرقی پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر و وکلاء صاحبان، افسران صیغہ جات، دیگر کارکنان اور دوست شامل ہوئے دعوت طعام کے اختتام پر حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ناظمین اطفال الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اطفال الاحمدیہ کے چاروں مرکزی امتحانات ستارہ اطفال، ہلال اطفال، قمر اطفال، بدر اطفال، ۳۰ / ہجرت ۱۳۴۸ہش مطابق ۳۰ / مئی ۱۹۶۹ء بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

جملہ مربیان اطفال اور ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اطفال کو ابھی سے تیاری شروع کروا دیں اور کوشش فرمائیں۔ کہ جملہ اطفال ان امتحانات میں ضرور شریک ہوں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کے لئے

ضروری اعلان

تعطیلات محرم کے بعد یکم اپریل سے باقاعدہ سکول لگے گا۔ تمام طلباء کی حاضری لازمی ہے۔

ہیڈ ماسٹر
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷